اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

سلام کو پھیلاؤ | اَفْشُوْا السَّلَامَ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ ۳۳/۵۶)

سلام کو پھیلانے کا حکم

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو حکم دیا اور بار بار تاکید فرمائی کہ سلام کو عام کرو سلام کو پھیلاؤ -(۱) "بلاشبہ اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو" (۲) اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو حکم دیا کہ جاؤ فرشتوں کو سلام کرو' آدمؑ نے جواب میں سلام کہا (۳) اللہ تعالیٰ کا حکم ہے فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ سلام کیا کرو اپنے لوگوں کو (۴) فرشتوں نے ابراہیمؑ کو سلام کیا اور ابراہیمؑ نے جواب میں سلام کہا (۵) جبریلؑ نے عائشہؓ کو سلام بھیجا (۶) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور عام کرو

سلام کے معنی

السلام علیکم کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو سلامتی سے رکھے' ہر بلا سے بچائے رکھے' محفوظ رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں ایک نام السلام ہے اللہ تعالیٰ خود سلام ہے

فضائل سلام

(۱) سلام اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا بابرکت پاکیزہ تحفہ ہے

تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً (سُوْرَۃُ النُّوْرِ ۲۴/۶۱)

پھر جب داخل ہو تم اپنے گھروں میں تو اپنے گھر والوں کو سلام کرلیا کرو دعائے خیر کے طور پر جو اللہ کے طرف سے ہے' یہ (دعائے خیر) بڑی بابرکت اور پاکیزہ ہے

(۲) اللہ تعالیٰ سے قربت- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سلام کہنے میں پہل کرتے ہیں (ابوداؤد ۵۱۹۷ و سند صحیح)

(۳) آپس میں الفت و محبت بڑھتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم جنت میں نہیں جاؤ گے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم مومن نہیں ہوگے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے اختیار کروگے تو آپس میں محبت کرنے لگوگے (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور عام کرو (مسلم ۵۴)

(۴) اسلام کی بہترین بات اور مسلمانوں کا امتیازی باوقار شعار ہے۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سے پوچھا کہ اسلام میں بہتر بات کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر بات یہ ہے کہ تم (بھوکے کو) کھانا کھلاؤ، ہر واقف و ناواقف کو سلام کہو (صحیح بخاری ۸/۲۵۸ و مسلم ۳۹)

(۵) سلام کرنے سے آدمی محفوظ ہوجاتا ہے، امن وسلامتی میں آجاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں ایک نام السلام ہے اللہ تعالیٰ خود سلام ہے

(٦) سلام کہنے سے اجنبیت ختم ہوجاتی ہے سلام کو سننے والے مسلمان خوشی محسوس کرتے ہیں اسکے برعکس یہودیوں کو مسلمانوں کا سلام ناگوارہ دکھتا ہے وہ حسد کرتے ہیں،

(۷) سلام کرنے سے آدمی کی انکساری اور اسکے میعاری اخلاق کا مظاہرہ ہوتا ہے،

(۸) رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام کہنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں (نسائیؒ حدیث صحیح)

سلام کے اوقات

(۱) گھر میں داخل ہوتے وقت یہاں پانچ آیات تحریر کی گئی ہیں۔گھروں میں داخلے کے آداب بیان کئے گئے ہیں - حتیٰ کہ فرشتے جب ابراہیمؑ کے پاس تشریف لائے انہوں نے ابراہیمؑ کو سلام کیا اور ابراہیم علیہ سلام نے جواب میں ”سلام“ کہا

(a) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النُّوْرِ ٢٤/٢٧)

”مومنو تم اپنے گھر کے سوا دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ لو اور گھر والوں کو سلام (نہ) کرلو یہی تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم سمجھو“

(b) فَاِذَا دَخَلْتُم بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةًؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (سُوْرَةُ النُّوْرِ ٢٤/٦١)

پھر جب داخل ہوتم اپنے گھروں میں تو اپنے گھر والوں کو سلام کرلیا کرو دعائے خیر کے طور پر جو اللہ کی طرف سے ہے' یہ (دعائے خیر) بڑی بابرکت اور پاکیزہ ہے اس طرح سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے اپنے احکام تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو

(c) هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ٢٤ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًاؕ قَالَ سَلٰمٌۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ (٢٤-٢٥ / ٥١) " کیا آپکے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے' جب وہ مہمان ابراہیمؑ کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا' توانہوں نے جواباً سلام کہا - وہ لوگ جانے پہچانے نہ تھے "

(d) وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًاؕ قَالَ سَلٰمٌ (١١/٦٩)

" اور ہمارے بھیجے ہوئے پیغامبر ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے اور سلام کہا' تو انہوں نے بھی جواب میں سلام دیا -

(e) اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًاؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ (١٥/٥٢)

جب انہوں نے سلام کہا تو انہوں نے کہا کہ " ہمیں تو تم سے ڈر لگتا ہے "

(٢) مومن بھائی سے ملاقات کے وقت' یا جب کوئی سلام کرے اسکا جواب دو

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (سُوْرَةُ النِّسَآءِ ٤/٨٦) " اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو' بے شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے

(٣) کسی مجلس میں اگر مسلمان' منافق' مشرک' بت پرست اور یہودی شامل ہوں تب بھی سلام کہہ سکتے ہیں- اسامہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان' مشرک' بت پرست اور یہودی سبھی تھے آپ ﷺ نے انکو سلام کیا (٨/٢٧٦ بخاری و مسلم)

(۴) مجلس میں پہنچتے وقت اور اٹھتے وقت سلام کرو۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھنے کا ارادہ کرے تو بھی سلام کرے ۔

یہودیوں کا حسد

مسلمانوں کے آپس میں سلام کرنے اور امام کے پیچھے آمین کہنے سے بہت حسد ہے۔ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یہودیوں نے تم سے جتنا حسد سلام کہنے اور امام کے پیچھے آمین کہنے پر کیاہے اتنا کسی دوسری چیز پر نہیں کیا(احمد ' ابن ماجہ)

اہل کتاب کے سلام کا جواب

یہود و نصاریٰ اگر مسلمان کو سلام کرے تب صرف وعلیکم یا وعلیک کہنا چاہیے اس تعلق سے قرآن کریم کی ایک آیت اور رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث تحریر کی گئی ہے

وَإِذَا جَآءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ (سُورَةُ الْمُجَادِلَة ۵۸/۸) (اور جب آپکے پاس آتے ہیں تو آپکو ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سلام کا طریقہ بتلایا کہ تم اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہو لیکن یہ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اسکی بجائے کہتے اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ یاعَلَيْكَ تم پر موت وارد ہو اس لیے رسول اللہ ﷺ انکے جواب میں صرف یہ فرمایا کرتے تھے ۔ وَعَلَيْكُمْ یا وَعَلَيْكَ اور تم پر ہی ہو اور مسلمانوں کو یہ تاکید فرمائی کہ جب کوئی اہل کتاب تم کو سلام کرے تو تم جواب میں عَلَيْكَ کہا کرو (یعنی تو نے جو کہا وہ تجھ پر ہی وارد ہو) (۸/۲۷۹ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

سلام کے آداب

(۱) کم عمر والا بڑی عمر والےکوپہلے سلام کرے (۲) چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو پہلے سلام کرے (۳) چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے -ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کم عمر والا بڑی عمر والے کوپہلے سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو (۸/۲۷۹ صحیح بخاری وصحیح مسلم)

نام مؤلف - مرزا احتشام الدین احمد موبائل نمبر 0509380704 جدہ مملکہ سعودی عرب